Sunday, August 09,2015

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں ، القرآن

ABC CERTIFIED

2279681-2279648
2277832-2828647

E-mail:ausaf@dsl.net.pk
اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار
http://www.dailyausaf.com

روزنامہ اوصاف اسلام آباد
DAILY AUSAF ISLAMABAD

چیف ایڈیٹر: مہتاب خان
ایڈیٹر: محسن بلال خان

جلد: 17 اتوار 9 اگست 2015ء، 23 شوال المکرم 1436ھ، 25 ساون 2072 ب، صفحات 40، قیمت 18 روپے شمارہ: 252

Registered ID 174

# پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل ملکی معیشت اور بقاء کی ضامن

## معاشیات

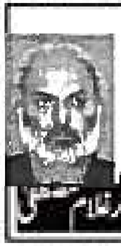

**سردار غلام مصطفیٰ**

پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل وفاقی سطح پر صوبوں کے مربوط رابطوں اور مشاورت سے زرعی تحقیق کے نتائج کاشتکاروں کی دہلیز تک پہنچانے میں مصروف عمل ہے۔ پی اے آر سی کے زیر اہتمام ملک بھر میں ذیلی ادارے اکالوجی کے مطابق شب و روز ماہرین اپنی محنت و لگن اور وسیع تجربے کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کے سب سے بڑے ذیلی ادارے قومی زرعی تحقیقاتی مرکز (این اے آر سی) اپنی اہمیت، افادیت، مین پاور، جدید لیبارٹریز اور تجرباتی فیلڈز رکھنے کے ساتھ ساتھ آٹھ سے زائد زراعت کے عالمی اداروں کے ساتھ مل کر تجربات و نتائج، جدید ٹیکنالوجی اور ایجادات سے ملک و قوم سمیت عام کسان کو بھی فائدہ پہنچا رہا ہے۔ قومی زرعی تحقیقاتی مرکز کا یہ سنٹر ایک ویژن کے تحت 1975 میں ذوالفقار علی بھٹو نے زرعی تحقیق کے لیے مختص کیا۔ جس طرح پاکستان کو ایٹمی قوت بنانے کے لیے ذوالفقار علی بھٹو نے ڈاکٹر قدیر خان جیسے سائنسدان کو لایا جن کی وجہ سے پاکستان کو آج ایٹمی قوت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اسی طرح انہوں نے اس مرکز کی بنیاد رکھی تا کہ ملک زراعت اور خوراک میں خودکفیل ہو جائے۔ یہ ادارہ آج ایک ویژن کے تحت ملک و قوم کو زراعت کے میدان اور معیشت میں ایک تناور درخت کی حیثیت دلوا چکا ہے۔ لیکن اس ملک میں جب بھی کوئی ادارہ، شخصیت یا تنظیم کامیابی کی منزل کے قریب پہنچتی ہے تو اسے کچھ عناصر ترقی کی منزل کو حاصل کرتے ہوئے دیکھنا خوشی سے پسند نہیں کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سی ڈی اے کی تجویز کردہ سمری بالکل حقائق کے منافی ہے چونکہ تجویز کردہ سمری میں محض فنڈز حاصل کرنے کا جواز بنایا گیا ہے۔ جبکہ اس قومی ادارے نے اب تک ملک و قوم کو سمری میں تجویز کردہ فنڈ حاصل کرنے کی رقم سے کئی گنا زیادہ ملکی معیشت میں اپنا حصہ دے چکا ہے۔ اگر فنڈ حاصل کرنا ہی مقصود ہے تو قومی زرعی تحقیقاتی مرکز کے علاوہ اسلام آباد میں بہت ساری زمین موجود ہے جہاں سے ان مقاصد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ کیا یہ کافی نہیں کہ قومی زرعی تحقیقاتی مرکز کے خلاف بھیجی گئی سی ڈی اے کی سمری کے خلاف آواز اٹھانے والوں میں ایوان بالا اور پارلیمنٹ کے ممبران، صحافی، کالم نگار، کسان تنظیموں کے نمائندے، دیگر اعلیٰ شخصیات اور ادارے شامل ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قومی زرعی تحقیقاتی مرکز ملک و قوم کی بقاء اور مستحکم زراعت کی ضمانت ہے۔ ہم قومی زرعی تحقیقاتی مرکز کو قائم و دائم رکھنے کے لیے بشمول پارلیمنٹ، ایوان بالا اور دیگر تمام شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور بالخصوص میڈیا کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور ہیں۔ قومی زرعی تحقیقاتی مرکز نے زراعت کی ترقی اور کاشتکاروں کی خوشحالی کے لیے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ موجودہ حکومت زرعی تحقیق ادارے کو ہاؤسنگ سوسائٹی میں بدلنے کی سی ڈی اے کی تجویز کو کامیاب نہ ہونے دے۔ این اے آر سی جیسے ادارے ملکی سالمیت اور معیشت کو مستحکم بنانے میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ زرعی تحقیق ادارے کے خلاف ہونے والی سازش کامیاب ہونے کے منفی اثرات نہ صرف ملکی سطح اور زراعت کی پیداوار بلکہ عام کسان پر بھی پڑے گا۔ حکومتی عہدیداران این اے آر سی کو مضبوط بنا کر ملک و قوم اور عوام کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیں۔ این اے آر سی میں تحقیق کے عالمی ادارے ملکی زراعت کی ترقی اور کسان کی خوشحالی کے لیے ایڈوانس ٹیکنالوجی متعارف کروا رہے ہیں۔ بلاشبہ اب یہ ایک قومی اثاثہ بن چکا ہے اور الحمدللہ آج این اے آر سی کا شمار بین الاقوامی سطح کے نامور ترین زرعی تحقیقاتی اداروں میں ہے۔ مزید برآں این اے آر سی کو ترقی پذیر ممالک میں بہترین تحقیقی ادارہ قرار دیا گیا ہے۔ این اے آر سی میں 400 سے زائد اعلیٰ تعلیم یافتہ سائنسدان اور 1400 سے زائد دیگر ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ملکی معیشت میں بہتری وزیراعظم کی اولین ترجیح ہے جس میں زرعی ترقی کو سب سے اہم مقام حاصل ہے اور وژن 2025 کے تحت این اے آر سی کے سائنسدانوں کی پہلی ترجیح حکومتی منصوبوں کی تکمیل ہے۔

اپنے قیام سے اب تک اس ادارے نے اپنی افادیت کو ثابت کرتے ہوئے بے شمار کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ این اے آر سی ملکی معیشت کو اربوں روپے کا فائدہ پہنچا رہی ہے جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں: بیماری سے پاک گندم کی اقسام، 30 سے زائد فارم مشینری ڈویلپ اور کمرشلائز کیا گیا، وطن عزیز شہد ایکسپورٹ کرنے والا ملک بن گیا، کیلے کی بیماری Bunchy Top وائرس کی روک تھام، پتے کی بیماری، لنک اور جھلساؤ کی تشخیص اور روک تھام کیلئے قوت مدافعت والی اقسام، کپاس کی بیماری۔ پتہ مروڑ وائرس کی تشخیص، کینیڈین حکومت کے تعاون سے کینولا متعارف کروایا گیا جس سے آج خوردنی تیل کی پیداوار میں کینولا کا حصہ 30 فیصد ہے، سٹرابری کو متعارف کروایا گیا جو کہ آج ملک کے طول و عرض میں تجارتی بنیادوں پر کاشت کی جا رہی ہے، انگوروں کی 13 مختلف اقسام متعارف کرائیں جو کہ 20 ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ پر کاشت کی جا رہی ہیں، فارمر فیلڈ سکول کے متعارف کروانے سے پیداواری لاگت میں زہروں کے سپرے میں نمایاں کمی، پولٹری کی بیماری۔ برڈ فلو (تشخیص و روک تھام)، گائے اور بھینسوں کی بیماری (Rinder Pest) کا پاکستان سے مکمل خاتمہ، جانوروں میں منہ کھر کی بیماری۔ تشخیص و علاج، جانوروں میں کانگو کی بیماری۔ تشخیص و روک تھام اور پولٹری کی بیماری۔ ہائیڈرو پیری کارڈیم۔ تشخیص و روک تھام اس میں شامل ہیں۔

(جاری ہے)

★★★★★★★★
قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں۔ القرآن
ABC CERTIFIED
[illegible]
E-mail:ausaf@dsl.net.pk
اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار
http://www.dailyausaf.com
روزنامہ اوصاف اسلام آباد
DAILY AUSAF ISLAMABAD
چیف ایڈیٹر: مہتاب خان
ایڈیٹر: محسن بلال خان
جلد: 17 پیر 10 اگست 2015ء 24 شوال المکرم 1436ھ 26 ساون 2072 بکرمی صفحات 16 قیمت 12 روپے شمارہ: 253
Monday, August 10, 2015

# پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل ملکی معیشت اور بقاء کی ضامن

**معاشیات**

**سردار غلام مصطفیٰ**

(گزشتہ سے پیوستہ)

این اے آر سی میں موجود تمام قدرتی وسائل کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جارہا ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ٹیکنالوجیز کی پیداوار کو بڑے پیمانے پر بڑھایا جائے تاکہ کم سے کم وقت میں نئی ٹیکنالوجی استعمال کنندگان تک پہنچ سکے۔ اس سلسلے میں نئے بیج، پودے، چارہ جات، سبزیوں اور پھلوں کی نرسریاں، جانوروں کی نئی نسلیں، مچھلی کی نئی اقسام کو بڑے پیمانے پر پیدا کرنے کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ اس تمام کوشش سے آنے والے پانچ سالوں میں درج ذیل زرعی ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں بڑی پیش رفت ہوگی جس سے ملکی معیشت پر دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔ کیلے کی 4 نئی اقسام متعارف کروائی گئی ہیں جو کہ چار گنا زیادہ پیداواری صلاحیت رکھتی ہیں۔ آئندہ پانچ سالوں میں 80 ہزار ایکڑ پر ان اقسام کی کاشت متوقع ہے جس سے کیلے کی پیداوار اور آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ این اے آر سی سویابین کی کاشت کو ملک میں از سر نو رواج دے رہی ہے اور توقع ہے کہ آئندہ 5 سالوں میں سویابین کی کاشت 5 لاکھ ایکڑ تک پہنچ جائے گی۔ این اے آر سی صوبوں کے تعاون سے آئندہ 5 سالوں میں 50 ہزار ایکڑ پر زیتون کی کاشت کرے گی۔ جس سے 18 ملین لیٹر آئل سالانہ پیدا ہوگا اور ایک نئی انڈسٹری فاٹا، بلوچستان، خیبر پختونخوا، پوٹھوہار، آزاد کشمیر کے علاقوں میں وجود میں آئے گی۔ پاکستان ہر سال 12 بلین روپے کے ٹماٹر بھارت سے درآمد کرتا ہے۔ این اے آر سی ٹماٹر پیدا کرنے کی جدید ٹیکنالوجی ملک کے 40 اضلاع میں 1 لاکھ ایکڑ پر متعارف کروا رہی ہے جس سے ملکی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔ این اے آر سی نے گھریلو پیمانے پر سبزیوں اور پھلوں کی کاشت کا ایک نیا ماڈل اسلام آباد اور راولپنڈی میں متعارف کروایا ہے۔ آئندہ 5 سال میں ملکی سطح پر 8000 گھروں کے ذریعے سے آگے بڑھایا جائے گا جس سے سبزیوں اور پھلوں کی کاشت کو گھریلو پیمانے پر فروغ ملے گا جس سے نہ صرف گھریلو اخراجات میں کمی واقع ہوگی بلکہ زہروں سے پاک سبزیاں اور پھل بھی میسر ہوں گے۔ صرف 10 فیصد سبزیوں اور پھلوں کو خشک کر کے محفوظ کرنے سے نہ صرف ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا ہوں گے بلکہ سارا سال ویلیو ایڈڈ خوراک کی فراہمی بھی ممکن ہو سکے گی۔ اس ادارے نے 3 قسم کے بائیو فرٹیلائزر بنائے ہیں جس سے کیمیائی کھادوں کے استعمال میں کمی واقع ہوگی اور ماحول بھی بہتر ہوگا۔ این اے آر سی نے شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل اور High Efficiency Irrigation System کو کامیابی سے بارانی علاقوں میں متعارف کروایا ہے۔ این اے آر سی جن ٹیکنالوجیز میں اس وقت کام کر رہی ہے ان میں چند ایک یہ ہیں۔ جاپان کے تعاون سے منفرد GeneBank قائم کیا گیا جو کہ ملکی فوڈ سکیورٹی کا اہم ترین ستون ہے جس میں 35000 ہزار سے زائد Germplasm محفوظ ہیں اس طرح دنیا کے 1700 اداروں میں سے این اے آر سی اٹھارویں نمبر پر ہے۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ خیبر پختونخوا میں سیلاب اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کے باعث مکمل طور پر تباہ ہو جانے والے Germplasm کی دوبارہ فراہمی این اے آر سی کے باعث ممکن ہو سکی۔ ISO سے منظور شدہ اپنی نوعیت کی واحد Grain Quality Lab قائم کی گئی۔ جو اجناس کی برآمدات و درآمدات میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ این اے آر سی نے اطالوی حکومت کے تعاون سے زیتون کی ترویج و ترقی کیلئے ایک منصوبہ مکمل کیا ہے۔ جس کی بنیاد پر حکومت پاکستان نے قومی سطح پر ایک جامع منصوبہ اس سال منظور کیا ہے۔ جس کے تحت ملک بھر میں موزوں مقامات پر 50 ہزار ایکڑ پر زیتون کی کاشت کی جائے گی۔ پاکستان سویابین اور سویا میل کی درآمد پر ہر سال 65 بلین روپے خرچ کرتا ہے۔ این اے آر سی نے پولٹری انڈسٹری اور NRSP کے تعاون سے ملکی سطح پر سویابین کی ترویج و ترقی کیلئے جامع منصوبہ ترتیب دیا ہے جس کے تحت ابتدائی طور پر 200 ٹن بیج میں پیدا کر لیا گیا ہے جس کی Multiplication سے اس فصل کو وسیع رقبے پر کاشت کرنا ممکن ہوگا۔ این اے آر سی کے سائنسدان اس وقت پھل کی مکھی کے تدارک کیلئے ہمہ تن مصروف ہیں اور اس سے آئندہ سالوں میں اپنے تمام پھلوں اور سبزیوں کی بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی میں آسانی ہوگی۔ این اے آر سی نے گندم، چاول، مکئی، کپاس، کماد، دالیں، چارہ جات، تیل والی فصلیں، سبزیوں اور پھلوں کی 800 سے زائد ترقی دادہ اقسام اور ہائبرڈ تیار کرنے میں مدد کی۔ جس کی وجہ سے ملکی معیشت کو ہزاروں ارب روپے کا فائدہ مسلسل پہنچ رہا ہے۔ این اے آر سی ٹشو کلچر ٹیکنالوجی سے وائرس سے پاک کیلے کے لاکھوں پودے تیار کر رہا ہے جس کی وجہ سے کیلے کی فصل کو صوبہ سندھ میں جدید خطوط پر استوار کیا جا رہا ہے۔ این اے آر سی وزیر اعظم کی یوتھ لون سکیم میں نوجوانوں کو زراعت سے متعلق 35 سے زائد کاروباروں میں مسلسل رہنمائی فراہم کر رہی ہے۔ این اے آر سی ہر سال ملک بھر سے آئے ہوئے سینکڑوں طلباء و طالبات کو ریسرچ کی سہولت مہیا کرتی ہے۔ مزید برآں ہر سال سینکڑوں کسانوں، توسیعی کارکنان، زراعت آفیسرز اور سائنسدانوں کو جدید تکنیکی تربیت مہیا کرتی ہے۔ زراعت ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے جو ملکی GDP کا 22 فیصد اور 45 فیصد لوگوں کو روزگار مہیا کرتی ہے۔ آج وطن عزیز میں بیشتر ادارے بشمول سٹیل مل، PIA، ریلوے، بجلی اور گیس وغیرہ ملکی ترقی میں فعال کردار کرنے کے لیے بحرانوں سے نکلنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ خوراک و زراعت میں کوئی بحران نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے ساتھ ساتھ یقیناً زرعی سائنسدانوں کی شبانہ روز محنت کا نتیجہ ہے۔ یہاں یہ بات گوش گزار کرنا بھی ضروری ہے کہ این اے آر سی 90 سالہ لیز پر حاصل کیا گیا تھا جس کا پہلا 30 سالہ دورانیہ 2005 کو اختتام پذیر ہوا۔ لیز ایگریمنٹ کے مطابق سی ڈی اے کو بار ہا این اے آر سی کی لیز کے دوسرے 30 سالہ دورانیہ کی تجدید کے لیے کہا جاتا رہا ہے۔

(جاری ہے)

اسلام آباد، لاہور، کراچی، ملتان، مظفر آباد، کوئٹہ، لندن، گلگت بلتستان، پشاور سے بیک وقت شائع ہونے والا اردو اخبار
2279881-2279848
2277832-2828647
ABC
E-mail ausaf@ptcl.net.pk
http://www.dailyausaf.com
اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار
روزنامہ اوصاف
منگل 11 اگست 2015ء 25 شوال المکرم 1436ھ

# پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل ملکی معیشت اور بقاء کی ضامن

## معاشیات

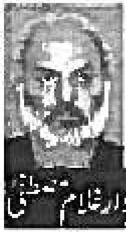

سردار غلام مصطفیٰ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اور آج تک باقاعدگی سے سالانہ لیز رینٹ بھی ادا کیا جا رہا ہے۔

این اے آر سی کو درج ذیل وجوہات کی بناء پر ختم کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی منتقل کیا جا سکتا ہے۔ این اے آر سی کا انفراسٹرکچر جو کہ گزشتہ 40 سالوں میں قومی اور بین الاقوامی اداروں کے فنی اور مالی تعاون جس کی مالیت 100 ارب روپے سے زائد بنتی ہے سے بنا ہے۔ جیسے کسی بھی الہ دین کے چراغ سے راتوں رات تعمیر نہیں کیا جا سکے گا۔ اس کے لیے کم از کم 40 سال کا مزید عرصہ اور مطلوبہ سرمایہ بھی درکار ہوں گے جس کا حصول دوبارہ بین الاقوامی اداروں سے ممکن نہیں ہے۔ این اے آر سی میں موجود GeneBank جو کہ جاپان اور دیگر ممالک کے تعاون سے بنا ہے۔ جس میں 35 ہزار سے زائد اقسام کے Germplasm موجود ہیں۔ اس Facility کو کسی اور جگہ منتقل کرنا کسی طور بھی ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح این اے آر سی میں موجود 194 ایکڑ پر موجود پودوں کے Mother Blocks جو کہ کئی ممالک کے تعاون سے حاصل کیے گئے ہیں انہیں کسی طور پر بھی دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ این اے آر سی میں موجود بائیولوجیکل لیبارٹری میں موجود Deadly Pathogens جو پولٹری کے وائرس کی روک تھام میں معاون کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیبارٹری کی کسی اور جگہ منتقلی کے دوران ان کا اخراج انسانی زندگی اور پولٹری انڈسٹری کیلئے زہر قاتل ثابت ہو سکتا ہے۔ مزید برآں یہ لیبارٹری NIH کے اشتراک سے جانوروں اور پرندوں سے انسانوں میں منتقل ہونے والی بیماریوں وغیرہ پر کام کر رہی ہے جو کہ اس کی منتقلی سے ممکن نہیں رہے گا۔ این اے آر سی میں موجود فصلات اور درخت مستقل بنیادوں پر ماحول میں 2000 ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کی صفائی کا باعث بن رہے ہیں۔ اگر یہاں ہاؤسنگ سوسائٹی بنائی جاتی ہے تو اس سے 37,000 ٹن سے زائد کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوگی جس سے ماحول بری طرح متاثر ہوگا اور درجہ حرارت بھی بڑھے گا جو کہ کراچی جیسے واقعات کا سبب بن سکتا ہے جس سے انسانی جانوں کے ضیاع کا اندیشہ ہے۔ این اے آر سی کی اسلام آباد میں موجودگی سے زراعت کے شعبہ میں ہونے والی اہم پیشرفت کو دنیا کے دیگر ممالک کے وزراء، سفراء، ماہرین اور دیگر انٹرنیشنل معاونین سے بآسانی Share کیا جا سکتا ہے جس سے نہ صرف باہمی تعاون کے نئے مواقع میسر آتے ہیں بلکہ ملک کا Soft image بھی ابھرتا ہے۔ آج کا دور Knowledge Based Economy کا دور ہے جس سے ہی موجودہ حکومت کے اقتصادی راہداری کے عظیم منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے گا۔ ہم جناب وزیراعظم کی بصیرت پر بجا طور پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ چیئرمین سی ڈی اے کی جانب سے پیش کی گئی تجویز کو ملکی مفاد میں مسترد کرتے ہوئے پہلے سے این اے آر سی کو مستقل بنیادوں پر الاٹ کرنے کے احکامات جاری کریں گے۔

سی ڈی اے کی تجویز کردہ سمری کے خلاف بشمول پارلیمنٹ، ایوان بالا، الیکٹرانک، پرنٹ میڈیا اور کالم نویسوں کے ساتھ ساتھ زندگی کے ہر شعبہ سے آواز بلند ہوئی۔ پارلیمنٹ کے ایوان بالا سینٹ میں سی ڈی اے کی سمری کے خلاف منگل 7 جولائی 2015 کو تحریک پیش کی گئی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی اعلیٰ قیادت بشمول سابق وزیر اعظم راجہ پرویز اشرف اور سابق چیئرمین سینٹ نیئر حسین بخاری نے سی ڈی اے کی سمری کے خلاف آواز بلند کی اور این اے آر سی کے موقف کی بھرپور تائید کی۔ وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق سکندر حیات خان بوسن نے بھی وزیراعظم کو خط لکھا اور اس مسئلے کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی۔ نیشنل اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق ایم این اے [illegible] نے سی ڈی اے کی سمری پر تشویش کا اظہار کیا۔ ایم این اے غلام سرور خان نے بھی سی ڈی اے کی جانب سے این اے آر سی کی زمین پر ہاؤسنگ سوسائٹی قائم کرنے کے منصوبے پر تشویش کا اظہار کیا۔ پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے این اے آر سی کو موجودہ جگہ سے منتقل کرنے کے اقدام کو معاشی خودکشی کے مترادف قرار دیا ہے۔ سندھ آبادگار بورڈ نے سی ڈی اے کے اقدامات کو ملک کے زراعت کے شعبے کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی سازش قرار دیا۔ پی اے آر سی کی ایسوسی ایشنز پارسا، آفیسرز ایسوسی ایشن، ایپامک نے وزیراعظم سے سی ڈی اے سمری مسترد کرنے کی اپیل کی ہے۔ پاکستان اکیڈمی آف سائنسز نے سی ڈی اے کی سمری پر گہرے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے گزارش کی کہ وہ اس اقدام کو روکے۔ پاکستان اکیڈمی آف سائنسز نے پریس کانفرنس کے دوران حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ یہ سمری مسترد کرے کیونکہ اس سے سائنسی تحقیق بری طرح متاثر ہوگی۔ سائنس انجینئرز ایسوسی ایشن نے حکومت پر زور دیا کہ وہ این اے آر سی کی منتقلی سے متعلق سمری کا نوٹس لے اور اس اقدام کو روکے۔ اسمبلی نے این اے آر سی کی منتقلی کے معاملے کو قومی قائمہ کمیٹی برائے تحفظ خوراک و تحقیق کے سپرد کیا ہے اور احکامات جاری کیے ہیں کہ قائمہ کمیٹی این اے آر سی لینڈ کا دورہ کرے اور اپنی رپورٹ وزیراعظم پاکستان، میاں محمد نواز شریف کو جلد از جلد پیش کرے۔ جہاں دنیا کے زرعی سائنسدانوں نے زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے تحقیق کو انتہائی اہم قرار دیا ہے جبکہ این اے آر سی کی موجودگی جہاں دوں کے ساتھ ساتھ ملکی زراعت کے لیے نہایت اہمیت کی حامل ہے۔